https://farid.ps/articles/un_restoring_credibility/ur.html

اقوام متحدہ اور غزہ میں نسل کشی: ادارہ جاتی ساکھ کی بحالی کا ایک قانونی راستہ

2025 کے آخر تک، غزہ میں جاری نسل کشی 21ویں صدی کی سب سے فیصلہ کن اور تباہ کن بحرانوں میں سے ایک بن چکی ہے۔ اسرائیلی فوجی مہم کی مسلسل اور منظم نوعیت – جو شہری ڈھانچے کی تباہی، خوراک، پانی اور طبی امداد کی فراہمی سے انکار، اور شہریوں کے بڑے پیمانے پر قتل سے نمایاں ہے – نے بین الاقوامی قانونی نظام کے اندر ایک گہری احتساب کا باعث بنایا ہے۔

1. ریاستیں اور تنظیمیں جو غزہ میں نسل کشی کو تسلیم کرتی ہیں

بین الاقوامی آراء کا ایک بڑھتا ہوا مجموعہ، بشمول حکومتیں، بین الحکومتی ادارے، اقوام متحدہ کے طریقہ کار اور سول سوسائٹی کی تنظیمیں، اب اسرائیل کی غزہ میں کارروائیوں کو **نسل کشی کی روک تھام اور سزا کے کنونشن** (1948) کے تحت **نسل کشی** کے طور پر شناخت کرتی ہیں۔ یہ فریمنگ محض بیان بازی کی مذمت نہیں، بلکہ ایک قانونی خصوصیات ہے جو کنونشن کی ذمہ داریوں، عدالتی کارروائیوں اور معتبر تحقیقات کے نتائج پر مبنی ہے۔

مندرجہ ذیل فہرست ان ریاستوں، بین الحکومتی اداروں اور اداروں کی شناخت کرتی ہے جنہوں نے اسرائیل کی غزہ میں کارروائیوں کو باضابطہ طور پر **نسل کشی** قرار دیا ہے یا اس تناظر میں **نسل کشی کنونشن** کا حوالہ دیا ہے:

- **جنوبی افریقہ** – آئی سی جے میں مقدمہ **نسل کشی کنونشن کا اطلاق (جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل)** نسل کشی کے الزام کے ساتھ دائر کیا (29 دسمبر 2023)؛ آئی سی جے نے عبوری اقدامات کے مرحلے میں نسل کشی کے الزامات کو "قابل اعتماد" قرار دیا (26 جنوری 2024)۔
- **ترکی** – جنوبی افریقہ کی نسل کشی کی شکایت کی حمایت میں آئی سی جے میں باضابطہ مداخلت (7 اگست 2024)۔
- **برازیل** – صدر لولا نے بارہا اسرائیل کی غزہ میں کارروائیوں کو "نسل کشی" قرار دیا (18 اور 26 فروری 2024؛ 8 جون 2025)۔

- **کولمبیا** – صدر گستاوو پیٹرو نے اسرائیلی مہم کو عوامی طور پر "نسل کشی" قرار دیا (1 مئی 2024؛ 30 اگست 2025؛ جنرل اسمبلی سے خطاب 23 ستمبر 2025)۔
- **سعودی عرب** – کراؤن پرنس محمد بن سلمان نے اسرائیلی مہم کو "نسل کشی" قرار دیا (11 نومبر 2024)۔
- **پاکستان** – وزارت خارجہ کے پریس بریفنگز اور بیانات بارہا "غزہ میں نسل کشی" کا حوالہ دیتے ہیں۔
- **ملائیشیا** – وزارت خارجہ کے بیانات اسرائیل کی کارروائیوں کو واضح طور پر "نسل کشی" قرار دیتے ہیں (2025 میں متعدد بیانات)۔
- **انڈونیشیا** – وزارت خارجہ کے بیانات اسرائیلی آپریشنز کی مذمت کے لیے "نسل کشی" کا لفظ استعمال کرتے ہیں (اگست 2024)۔
- **ہونڈوراس** – حکومت نے جو "نسل کشی" قرار دیا اس کی مذمت کی اور اپنا سفیر واپس بلا لیا (اکتوبر 2023)۔
- **بولیویا** – آئی سی جے میں نسل کشی کی شکایت کی حمایت میں مداخلت کا اعلان داخل کیا؛ سرکاری دستاویزات نسل کشی کنونشن کے الفاظ میں مسئلہ کو فریم کرتی ہیں (اکتوبر 2024)۔
- **اسلامی تعاون تنظیم (OIC)** – غزہ پر حملوں کو "بڑے پیمانے پر نسل کشی" قرار دیا (دسمبر 2023) اور بعد میں اقوام متحدہ کی تحقیقات کے نسل کشی کے نتائج کا خیر مقدم کیا (ستمبر 2025)۔
- **خلیجی تعاون کونسل (GCC)** – سربراہی اجلاس کے اعلامیہ نے غزہ میں اسرائیلی جرائم کو "نسل کشی اور نسلی صفائی کے پروگرام کا حصہ" قرار دیا (1 دسمبر 2024)۔
- **اقوام متحدہ کی بین الاقوامی آزاد تحقیقاتی کمیٹی (COI)** – نتیجہ اخذ کیا کہ اسرائیل نے غزہ میں نسل کشی کی (رپورٹ 16 ستمبر 2025 کو شائع)۔
- **اقوام متحدہ کی اسرائیلی طریقوں پر خصوصی کمیٹی** – طے کیا کہ اسرائیل کی غزہ میں جنگی طریقے "نسل کشی کی خصوصیات سے مطابقت رکھتے ہیں" (14 نومبر 2024)۔
- **بین الاقوامی نسل کشی کے مطالعہ کی انجمن (IAGS)** – اراکین کی قرارداد (31 اگست 2025) جو نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ اسرائیل کی غزہ میں کارروائیاں نسل کشی کی قانونی تعریف پوری کرتی ہیں؛ وسیع پیمانے پر رپورٹ کی گئی۔
- **ایمنسٹی انٹرنیشنل** – 2025 میں متعدد بیانات کہتے ہیں کہ اسرائیل غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے، بشمول تباہی کے طریقہ کے طور پر بھوک کا استعمال۔
- **ہیومن رائٹس واچ (HRW)** – 179 صفحات کی رپورٹ (19 دسمبر 2024) جو "نسل کشی کے اعمال" اور تباہی (انسانیت کے خلاف جرائم) کو جان بوجھ کر محرومی کی پالیسیوں سے منسلک پاتی ہے۔

- **ECCHR (یورپی مرکز برائے آئینی اور انسانی حقوق)** – باضابطہ قانونی موقف (10 دسمبر 2024) جو نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اسرائیل غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے۔
- **بیٹسیلیم (اسرائیلی انسانی حقوق کی این جی او)** – 2025 کی رپورٹ ہماری **نسل کشی** نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ اسرائیل غزہ میں نسل کشی کر رہا ہے۔
- **فزیشنز فار ہیومن رائٹس – اسرائیل (PHRI)** – 2025 کی رپورٹ میں نتیجہ اخذ کیا کہ اسرائیل نسل کشی کر رہا ہے (ایمنسٹی کے ذریعے خلاصہ)۔
- **FIDH (انٹرنیشنل فیڈریشن فار ہیومن رائٹس)** – بارہا اسرائیل کی کارروائیوں کو نسل کشی قرار دیتی ہے اور ریاستوں کو کنونشن کے مطابق عمل کرنے کی اپیل کرتی ہے۔
- **DAWN (ڈیموکریسی فار دی عرب ورلڈ ناؤ)** – تنظیم کے بیانات بارہا غزہ میں جاری نسل کشی کا حوالہ دیتے ہیں۔
- **الحق** – ریکارڈ رکھتی ہے اور وکالت کرتی ہے جو اسرائیل کے رویے کو واضح طور پر نسل کشی کے طور پر فریم کرتی ہے؛ آئی سی جے کے احکامات کا حوالہ دیتی ہے۔
- **یورو-میڈ ہیومن رائٹس مانیٹر** – متعدد اشاعتیں جو اسرائیلی مہم کو واضح طور پر نسل کشی قرار دیتی ہیں (HRW کی دستاویزات میں حوالہ دیا گیا)۔
- **میڈیکو انٹرنیشنل** – وکالت اور تجزیے جو غزہ میں نسل کشی کی فریمنگ پر بحث کرتے ہیں (2025 کے مضامین اور انٹرویوز)۔

اس اتفاق رائے کی بے مثال پیمانہ – جو عالمی جنوب اور شمال کے اداکاروں کو محیط کرتی ہے اور ریاستی، ادارہ جاتی اور علمی لائنوں کو پار کرتی ہے – ذمہ داری اور روک تھام کی بین الاقوامی سمجھ میں ایک تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔ جنگ کے بعد کے دور میں پہلی بار، **نسل کشی کنونشن** کو متعدد خودمختار ریاستوں نے ایک فعال اور جاری نسل کشی کے خلاف نافذ کیا ہے، جس میں بین الاقوامی عدالت انصاف میں اہم طریقہ کار کی پیش رفت ہوئی ہے۔

2. اقوام متحدہ کی نسل کشی روکنے کی ذمہ داری

ریاستوں، بین الحکومتی اداروں اور اقوام متحدہ کے طریقہ کار کے اجتماعی نتائج کہ اسرائیلی مہم غزہ میں نسل کشی تشکیل دیتی ہے، نہ صرف ایک اخلاقی تشویش پیدا کرتے ہیں، بلکہ ایک **قابل اعتماد اور فوری قانونی خطرہ** جو اقوام متحدہ کی اجتماعی ذمہ داری کو نسل کشی روکنے کے لیے فعال کرتا ہے۔ **اقوام متحدہ کے چارٹر** کے آرٹیکلز **1، 2(2) اور 24** کے مطابق، سلامتی

کونسل کے پاس **قانونی ذمہ داری** ہے کہ وہ بین الاقوامی امن و سلامتی کو برقرار رکھنے اور بین الاقوامی قانون کے بنیادی اصولوں کا احترام یقینی بنانے کے لیے تیزی اور مؤثر طریقے سے عمل کرے۔

نسل کشی کنونشن نسل کشی کو روکنے اور سزا دینے کی ایک **erga omnes** ذمہ داری عائد کرتی ہے، جو ایک لازمی اصول (**jus cogens**) کی عکاسی کرتی ہے۔

نسل کشی کی روک تھام اور سزا کا کنونشن (1948)

- آرٹیکل I: «معاہدہ کرنے والی فریقین تصدیق کرتی ہیں کہ نسل کشی... بین الاقوامی قانون کے تحت ایک جرم ہے جسے وہ روکنے اور سزا دینے کا عہد کرتی ہیں۔»

بوسنیا-ہرزیگووینا بمقابلہ سربیا اور مونٹی نیگرو (2007) کے کیس میں، **بین الاقوامی عدالت انصاف** نے فیصلہ کیا کہ نسل کشی روکنے کی ذمہ داری «اس لمحے سے پیدا ہوتی ہے جب ریاست کو معلوم ہو، یا عام طور پر معلوم ہونا چاہیے، کہ نسل کشی کے ارتکاب کا سنگین خطرہ موجود ہے»۔

آئی سی جے، بوسنیا بمقابلہ سربیا (فیصلہ، 26 فروری 2007)

- «ایک ریاست کی روک تھام کی ذمہ داری اور اس سے متعلق عمل کی ذمہ داری اس لمحے سے پیدا ہوتی ہے جب ریاست کو معلوم ہو، یا عام طور پر معلوم ہونا چاہیے، کہ نسل کشی کے ارتکاب کا سنگین خطرہ موجود ہے۔»

لہذا، جب نسل کشی کے قابل اعتماد ثبوت موجود ہوں - جیسا کہ آئی سی جے کے عبوری اقدامات، اقوام متحدہ کی تحقیقاتی طریقہ کار اور متعدد ریاستوں اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے نتائج سے قائم کیا گیا ہے - کونسل اور خاص طور پر اس کے **مستقل اراکین** قانونی طور پر عمل کرنے کے پابند ہیں تاکہ اسے روکا جا سکے۔ چارٹر کے آرٹیکل 24(1) کے تحت **سلامتی کونسل کی بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی بنیادی ذمہ داری** اور تمام رکن ریاستوں کی طرف سے اجتماعی طور پر عمل کرنے کی اس کی منفرد صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے، یہ ذمہ داری کونسل پر **خاص زور** کے ساتھ लागو ہوتی ہے۔ جب معتبر ادارے - بشمول خود عدالت - ایک **نسل کشی کا قابل اعتماد خطرہ** قائم کریں، تو کونسل قانونی طور پر اسے روکنے کے لیے عمل کرنے کی پابند ہے۔

3. ویٹو کا غلط استعمال اور امریکہ کا کردار

نسل کشی کی روک تھام اور سزا کے کنونشن (1948) اور اقوام متحدہ کے چارٹر سے نکلنے والے غیر معمولی قانونی حقائق اور لازمی ذمہ داریوں کے باوجود، امریکہ نے بارہا سلامتی کونسل کی ان کارروائیوں کو روک دیا ہے جو غزہ میں بین الاقوامی عدالت کی طرف سے "قابل اعتماد نسل کشی" کہلانے والی چیز کو ختم کرنے کے لیے تھیں۔ اکتوبر 2023 سے، واشنگٹن نے کم از کم سات بار ویٹو کا حق استعمال کیا ہے تاکہ مسودہ قراردادیں روکی جائیں جو فوری جنگ بندی عائد کرتیں، انسانی رسائی کی سہولت فراہم کرتیں یا بین الاقوامی انسانی قانون کی تعمیل کا مطالبہ کرتیں۔ ہر قرارداد سیکرٹری جنرل، انسانی امور کی ہم آہنگی کے دفتر (OCHA) اور اقوام متحدہ کی امدادی اور کام ایجنسی (UNRWA) کی فوری اپیلوں کی عکاسی کرتی تھی، نیز آزاد تحقیقاتی طریقہ کار کے نتائج، لیکن ایک مستقل رکن کی یکطرفہ اعتراض کی وجہ سے روک دی گئی۔

پہلا ویٹو، اکتوبر 2023 میں استعمال کیا گیا، نے ایک قرارداد کو روک دیا جو اسرائیل کی غزہ پر ابتدائی بمباری اور بڑے پیمانے پر شہری ہلاکتوں کے آغاز کے بعد فوری انسانی جنگ بندی کا مطالبہ کرتی تھی۔ بعد کے ویٹو – دسمبر 2023، فروری 2024، اپریل 2024، جولائی 2024، دسمبر 2024 اور مارچ 2025 میں – ایک مستقل اور ارادی پیٹرن کی پیروی کرتے ہیں۔ جب بھی کونسل چارٹر کی ذمہ داری کے مطابق بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کے لیے عمل کرنے کی کوشش کرتی، امریکہ ویٹو استعمال کرتا تاکہ اسرائیل کو احتساب سے بچائے اور شہری زندگیوں کی حفاظت کے لیے بنائی گئی اجتماعی کارروائیوں کو روکے۔

4. چارٹر کی تشریح – معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن کا فریم ورک

چارٹر ایک منسجم اور مربوط قانونی فریم ورک تشکیل دیتا ہے جس میں تمام شقیں برابر معیاری حیثیت رکھتی ہیں اور ہم آہنگی سے پڑھی جانی چاہئیں۔ اس کے آرٹیکلز کے درمیان کوئی اندرونی درجہ بندی نہیں ہے؛ بلکہ ہر ایک کو سیاق و سباق، نظاماتی اور مقصدی طور پر سمجھا جانا چاہیے – یعنی چارٹر کے مقاصد اور مقصد کے تناظر میں، جیسا کہ آرٹیکلز 1 اور 2 میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ نظاماتی تشریح، جو آئی سی جے اور اقوام متحدہ کے قانونی اداروں کی طرف سے بارہا تصدیق کی گئی ہے، یقینی بناتی ہے کہ چارٹر بین الاقوامی گورننس کا ایک منفرد اور ناقابل تقسیم آلہ کے طور پر کام کرے، نہ کہ الگ تھلگ اختیارات یا مراعات کا مجموعہ۔

معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن (1969) میں بیان کردہ تشریحی فریم ورک اقوام متحدہ کے چارٹر پر مساوی اور مکمل طور پر لاگو ہوتا ہے۔ اگرچہ چارٹر کنونشن سے پہلے کا ہے، اس میں کوڈیفائیڈ تشریحی اصول پہلے سے ہی چارٹر کی تیاری کے وقت بین الاقوامی قانون کی روایت کے طور پر قائم تھے اور اس کے بعد آئی سی جے کی ججمنٹ میں تصدیق ہوئی ہے۔ لہذا، چارٹر کو

اچھی نیت سے، اس کے مقصد اور مقصد کے تناظر میں، اور ایک منسجم اور مربوط مکمل کے طور پر تشریح کیا جانا چاہیے۔

معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن (1969)

- آرٹیکل 26 (Pacta sunt servanda): «ہر معاہدہ جو نافذ ہو فریقین کو پابند کرتا ہے اور انہیں اچھی نیت سے پورا کیا جانا چاہیے۔»
- آرٹیکل 31(1): «ایک معاہدہ کو اچھی نیت سے اس کے الفاظ کی عام معنی کے مطابق ان کے سیاق میں اور اس کے مقصد اور مقصد کے تناظر میں تشریح کیا جانا چاہیے۔»
- آرٹیکل 31(3)(c): «اس کا خیال رکھا جائے گا... فریقین کے تعلقات میں लागو ہونے والے بین الاقوامی قانون کی کسی بھی متعلقہ حکم سے۔»

لہذا، سلامتی کونسل کو دیے گئے اختیارات، بشمول ویٹو کا حق، کو چارٹر کے مقصد اور مقصد کے خلاف تشریح یا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔

5. ویٹو پر قانونی پابندیاں

اگرچہ اقوام متحدہ کے چارٹر کا آرٹیکل 27(3) سلامتی کونسل کے مستقل اراکین کو ویٹو کا حق دیتا ہے، یہ حق مطلق نہیں ہے۔ اسے چارٹر کے مقاصد اور اصولوں (آرٹیکلز 1 اور 24) اور اچھی نیت (آرٹیکل 2(2)) کے ساتھ سخت مطابقت میں استعمال کیا جانا چاہیے۔ بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کے بنیادی ذمہ داری والے ادارے کے طور پر، سلامتی کونسل قانونی طور پر اپنے افعال ان ذمہ داریوں کے مطابق انجام دینے کی پابند ہے۔

آرٹیکل 24(1) کے تحت، سلامتی کونسل اپنا اختیار اقوام متحدہ کے تمام اراکین کی طرف سے استعمال کرتی ہے۔ یہ نمائندہ مینڈیٹ تمام اراکین پر – اور خاص طور پر ویٹو رکھنے والے مستقل اراکین پر – ایک امانتی ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ اچھی نیت سے اور چارٹر کے بنیادی مقاصد کے مطابق عمل کریں۔ آرٹیکلز 1، 2(2) اور 24(2) کے ساتھ مل کر پڑھا جائے تو، آرٹیکل 24(1) اس اصول کی تائید کرتا ہے کہ ویٹو کا حق قانونی طور پر کونسل کی بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی اجتماعی ذمہ داری کو ناکام بنانے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

چارٹر ویٹو پر واضح طریقہ کار کی پابندیاں بھی قائم کرتا ہے آرٹیکل 27(3) کے ذریعے، جو مقرر کرتا ہے کہ **تنازعہ میں ایک فریق باب VI کے تحت فیصلوں میں ووٹنگ سے باز رہے**۔ یہ شق کونسل کے فیصلہ سازی میں غیر جانبداری کے بنیادی اصول کی عکاسی کرتی ہے۔ جب ایک مستقل رکن مسلح تنازعہ میں ایک فریق کو اہم **فوجی، مالی یا لاجسٹک مدد** فراہم کرتا ہے، تو اس رکن کو مناسب طور پر **تنازعہ میں فریق** سمجھا جا سکتا ہے اور اس لیے **باز رہنے** کی قانونی ذمہ داری کے تابع۔

اقوام متحدہ کا چارٹر

- آرٹیکل 1(1) «بین الاقوامی امن و سلامتی کو برقرار رکھنا اور اس مقصد کے لیے: امن کے خطرات کو روکنے اور ختم کرنے اور جارحیت کے اعمال یا امن کے دیگر خلاف ورزیوں کو دبانے کے لیے مؤثر اجتماعی اقدامات کرنا، اور... امن کے خلاف ورزی کا باعث بننے والے تنازعات یا حالات کا پرامن حل کرنا۔»
- آرٹیکل 2(2) «تمام اراکین... اس چارٹر کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو اچھی نیت سے پورا کرتے ہیں۔»
- آرٹیکل 24(1) «اقوام متحدہ کی تیز اور مؤثر کارروائی کو یقینی بنانے کے لیے، اس کے اراکین سلامتی کونسل کو بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی بنیادی ذمہ داری سونپتے ہیں اور اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ کونسل ان کی طرف سے عمل کرتی ہے۔»
- آرٹیکل 24(2) «ان افعال کے استعمال میں، سلامتی کونسل اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولوں کے مطابق عمل کرتی ہے۔ کونسل کو ان افعال کے استعمال کے لیے دیے گئے مخصوص اختیارات باب VI، VII، VIII اور XII میں بیان کیے گئے ہیں۔»
- آرٹیکل 27(3) «باب VI اور آرٹیکل 52 کی پیراگراف 3 کے تحت فیصلوں میں، تنازعہ میں ایک فریق ووٹنگ سے باز رہتی ہے۔»

مل کر، چارٹر کے آرٹیکلز 1، 2(2)، 24(1)–(2) اور 27(3)، معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن کے آرٹیکلز 31–33 کے مطابق تشریح کیے گئے، قائم کرتے ہیں کہ ویٹو کوئی لامحدود مراعات نہیں ہے، بلکہ ایک **مشروط اختیار** ہے جو بین الاقوامی برادری کے لیے امانت میں رکھا جاتا ہے۔ اس اختیار کا بری نیت سے، چارٹر کے خلاف مقاصد کے لیے، یا کونسل کو اپنے بنیادی افعال انجام دینے سے روکنے کے طریقے سے استعمال **حق کا غلط استعمال** اور **الٹرا وائرز عمل** تشکیل دیتا ہے۔ ایسا ویٹو چارٹر کے فریم ورک کے اندر **کوئی قانونی اثر نہیں رکھتا** اور بین الاقوامی نظام پر حکمران لازمی اصولوں (**jus cogens**) سے مطابقت نہیں رکھتا، خاص طور پر **نسل کشی کی روک تھام اور شہریوں کی حفاظت** سے متعلق۔

6. بین الاقوامی عدالت انصاف کا کردار

چارٹر کے آرٹیکلز 1 اور 24 میں بیان کردہ سلامتی کونسل کی بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی ذمہ داری، بین الاقوامی تعلقات کی استحکام کو خطرے میں ڈالنے والے بین الاقوامی قانون کو برقرار رکھنے اور ظلم و ستم رو کنے کی ذمہ داری کو شامل کرتی ہے۔ کونسل کا مینڈیٹ سیاسی مراعات نہیں ہے، بلکہ ایک قانونی امانتی تعلق ہے جو تمام اراکین کی طرف سے استعمال کیا جاتا ہے اور چارٹر کے مقاصد اور اصولوں سے محدود ہے۔ جب ایک مستقل رکن ویٹو کا استعمال کر کے بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں - بشمول نسل کشی، انسانیت کے خلاف جرائم یا جنیوا کنونشنز کی سنگین خلاف ورزیوں -کے خلاف روک تھام یا جواب دہ اقدامات کو روکتا ہے، تو یہ عمل ویٹو کے اختیار کا غلط استعمال اور چارٹر کے تحت الٹرا وائرز عمل تشکیل دیتا ہے۔

ایسی صورتوں میں، آئی سی جے کی تشریحی کردار اہم ہو جاتی ہے۔ اپنے سٹیٹوٹ کے آرٹیکل 36 کے تحت، عدالت تنازعاتی دائرہ اختیار استعمال کر سکتی ہے جب رکن ریاستیں چارٹر یا نسل کشی کنونشن کی تشریح یا اطلاق سے متعلق تنازعات پیش کریں۔ مزید برآں، آئی سی جے کے سٹیٹوٹ کے آرٹیکل 65 اور چارٹر کے آرٹیکل 96 کے تحت، جنرل اسمبلی یا سلامتی کونسل اور دیگر مجاز اقوام متحدہ کے ادارے مخصوص تناظر میں ویٹو کے استعمال کی قانونی نتائج کو واضح کرنے کے لیے مشاورتی رائے کی درخواست کر سکتے ہیں۔ اگرچہ مشاورتی رائے باضابطہ طور پر پابند نہیں ہوتیں، وہ چارٹر کی مستند تشریحات تشکیل دیتی ہیں اور اقوام متحدہ کی پریکٹس میں فیصلہ کن وزن رکھتی ہیں۔

اقوام متحدہ کا چارٹر

- آرٹیکل 96(1) «جنرل اسمبلی یا سلامتی کونسل بین الاقوامی عدالت انصاف سے کسی بھی قانونی سوال پر مشاورتی رائے کی درخواست کر سکتی ہے۔»

اگرچہ بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے) کے پاس سلامتی کونسل کی کسی کارروائی یا ویٹو کو کالعدم قرار دینے کی واضح اختیار نہیں ہے، یہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی تشریح کرنے اور اس کے تحت کی گئی کارروائیوں کی قانونی نتائج کا تعین کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اقوام متحدہ کے بنیادی قانونی ادارے (چارٹر کا آرٹیکل 92) کے طور پر، عدالت تنازعاتی اور مشاورتی افعال استعمال کرتی ہے جو چارٹر کی تشریح اور اقوام متحدہ کے اداروں کی کارروائیوں کی قانونی حیثیت سے متعلق سوالات کو محیط کرتی ہیں۔ اگر ایک مستقل رکن کو چارٹر کے مقاصد اور اصولوں کے مقابلے میں بری نیت سے یا الٹرا وائرز

ویٹو استعمال کرتے ہوئے پایا جاتا ہے، تو آئی سی جے اصولاً تصدیق کر سکتی ہے کہ ایسا ویٹو کوئی قانونی اثر نہیں رکھتا اور متعلقہ مسودہ قرارداد مادی طور پر منظور شدہ ہے۔

عملی اصطلاحات میں، ایسی تصدیق سلامتی کونسل کے دیگر اراکین کو چارٹر کے خلاف استعمال شدہ ویٹو کو کوئی قانونی اثر نہیں رکھنے والا سمجھنے کے قابل بنائے گی، جس سے کونسل متعلقہ قرارداد کی مادی منظوری کے ساتھ آگے بڑھ سکتی ہے۔ ویٹو کو null ab initio کے طور پر سمجھا جائے گا - کونسل کی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی اجتماعی ذمہ داری سے انکار کرنے سے قاصر۔

۷. اقوام متحدہ کی ساکھ کی بحالی - قانون کے ذریعے ایک راستہ

غزہ میں نسل کشی سے سامنے آنے والا بحران ظاہر کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کی فالج نہ تو اس کی بنیادی عبارت کی ناکامی ہے، بلکہ اس کی تشریح اور اطلاق کی ناکامی ہے۔ سلامتی کونسل کی عمل کرنے کی نااہلی - بین الاقوامی عدالت انصاف اور اس کے اپنے تحقیقاتی طریقہ کار کی طرف سے قابل اعتماد نسل کشی کے اعتراف کے باوجود - قانونی اختیار کی کمی سے نہیں نکلتی، بلکہ ایک مستقل رکن کی طرف سے ویٹو کے غلط استعمال سے جو چارٹر کے مقاصد کے خلاف عمل کرتا ہے۔

چارٹر کی اصلاح کی اپیل، اگرچہ اخلاقی طور پر لازمی، آرٹیکل 108 کو تبدیل کرنے کی طریقہ کار کی ناممکنیت کی وجہ سے طویل عرصے سے رکاوٹ ہے جس میں ان کی مراعات کو برقرار رکھنے میں سب سے زیادہ سرمایہ کاری والوں کی رضامندی درکار ہے۔ حل چارٹر کو دوبارہ لکھنے کے ناقابل حصول منصوبے میں نہیں ہے، بلکہ اس کی معاہدوں کے قانون اور چارٹر کی اپنی اندرونی منطق کے مطابق تشریح میں ہے۔

پہلا اور سب سے فوری قدم بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے) سے چارٹر کے آرٹیکل 27(3) کے تحت ویٹو کے اختیار کی قانونی حیثیت اور پابندیوں پر ایک مشاورتی رائے حاصل کرنا ہے۔ ایسی رائے چارٹر کو تبدیل نہیں کرے گی، بلکہ اسے معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن (VCLT) اور بین الاقوامی قانون کی لازمی اصولوں کے مطابق تشریح کرے گی، تصدیق کرتے ہوئے کہ ویٹو - چارٹر کے تحت ہر اختیار کی طرح - اچھی نیت، مقصد اور مقصد اور jus cogens کی ذمہ داریوں سے مشروط ہے۔

آئی سی جے تک دوہرا راستہ: جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل

اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 96(1) اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے سٹیٹوٹ کے آرٹیکل 65 کے مطابق، جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل دونوں کے پاس کسی بھی قانونی سوال پر مشاورتی رائے کی درخواست کرنے کی صلاحیت ہے۔ ہر راستہ تنظیم کے لیے ویٹو کی قانونی حدود کو واضح کرنے کا ایک مختلف - لیکن تکمیلی - طریقہ پیش کرتا ہے۔

جنرل اسمبلی کا راستہ ایک واضح اور یقینی راستہ پیش کرتا ہے، کیونکہ ایسی قراردادیں صرف سادہ اکثریت کی ضرورت ہوتی ہیں اور ویٹو کے تابع نہیں ہوتیں۔ یہ ویٹو کی حد اور پابندیوں پر عدالتی وضاحت حاصل کرنے کا سب سے قابل رسائی اور طریقہ کار سے محفوظ ذریعہ بناتا ہے، خاص طور پر جب سلامتی کونسل خود فالج ہو۔

سلامتی کونسل پھر بھی ایسی رائے کی درخواست کرنے کی اختیار رکھتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک مستقل رکن کا ویٹو کونسل کو اپنے اپنے اختیار کی پابندیوں پر قانونی مشورہ کی درخواست سے روک سکتا ہے۔ چارٹر کے آرٹیکل 27(2) کے تحت، سلامتی کونسل کے طریقہ کار کے امور پر فیصلے نو اراکین کی تصدیقی ووٹ سے کیے جاتے ہیں اور ویٹو کے تابع نہیں ہوتے۔ ایک قرارداد جو مشاورتی رائے کی درخواست کرتی ہے - جو کوئی مادی حقوق قائم نہیں کرتی اور نہ ہی پابند ذمہ داریاں عائد کرتی ہے - واضح طور پر اس طریقہ کار کی قسم میں آتی ہے۔

اقوام متحدہ کا چارٹر

- آرٹیکل 27(2) «سلامتی کونسل کے طریقہ کار کے امور پر فیصلے نو اراکین کی تصدیقی ووٹ سے کیے جاتے ہیں۔»

نمیبیا کا سابقہ ((S/RES/284 (1970)) اس تشریح کی تائید کرتا ہے: کونسل کی جنوبی افریقہ کی نمیبیا میں موجودگی کی قانونی نتائج پر مشاورتی رائے کی درخواست کو طریقہ کار کا فیصلہ سمجھا گیا اور ویٹو کے بغیر منظور کیا گیا۔ اسی طرح، ویٹو کے اختیار کی پابندیوں پر مشاورتی رائے کی درخواست کرنے والی قرارداد کونسل کے اپنے ادارہ جاتی عمل سے متعلق ہے اور ریاستوں کے حقوق یا ذمہ داریوں کو متاثر کرنے والی مادی کارروائی نہیں۔

لہذا، سلامتی کونسل قانونی طور پر ایک قرارداد منظور کرنے کی اہل ہے جو ویٹو کی پابندیوں پر آئی سی جے کی مشاورتی رائے کی درخواست کرتی ہے طریقہ کار کی ووٹنگ کے طور پر، جس کے لیے صرف نو تصدیقی ووٹیں درکار ہیں اور ویٹو کے تابع نہیں۔ ایک بار بھیج دیے جانے کے بعد، یہ بین الاقوامی عدالت انصاف پر منحصر ہے کہ وہ درخواست قبول کرے یا نہ کرے۔ ایسا کرنے سے، آئی سی جے بالواسطہ تصدیق کرے گی کہ سوال طریقہ کار کا ہے اور اسے درست طور پر پیش کیا گیا ہے - اس طرح قانون کے ذریعے حل کرتے ہوئے کہ آیا ویٹو کی پابندیوں کا سوال عدالت کی عدالتی دائرہ اختیار میں آتا ہے یا نہیں۔

یہ راستہ یقینی بناتا ہے کہ **کوئی مستقل رکن** یکطرفہ طور پر اقوام متحدہ کو اپنے بنیادی آلہ کی قانونی تشریح حاصل کرنے سے نہیں روک سکتا۔ یہ ویانا کنونشن کے تحت **effet utile** کے اصول کا بھی احترام کرتا ہے - کہ ایک معاہدہ کو اس کے مقصد اور مقصد کو مکمل اثر دینے کے طریقے سے تشریح کیا جانا چاہیے۔ ویٹو کو اپنی قانونی حیثیت کی عدالتی وضاحت روکنے کی اجازت دینا ایک منطقی اور قانونی تضاد ہوگا جو چارٹر کی ہم آہنگی اور بین الاقوامی قانونی نظام کی سالمیت کو کمزور کرے گا۔

قانون کی برتری کی بحالی

لہذا، **جنرل اسمبلی** اور **سلامتی کونسل** دونوں کے پاس آئی سی جے سے مشاورتی رائے حاصل کرنے کے قانونی اور تکمیلی راستے ہیں۔ جنرل اسمبلی کا راستہ **طریقہ کار سے یقینی** ہے؛ سلامتی کونسل کا راستہ چارٹر اور معاہدوں کے قانون کے تحت **قانونی طور پر قابل دفاع** ہے۔ ہر ایک ایک ہی بنیادی مقصد حاصل کرتا ہے: **واضح کرنا کہ ویٹو قانونی طور پر نسل کشی کی روک تھام کو روکنے یا اقوام متحدہ کے مقاصد کو ناکام بنانے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔**

اس عمل کے ذریعے، تنظیم اپنی ساکھ بحال کرنے کے لیے ایک اہم قدم اٹھاتی ہے - تصدیق کرتے ہوئے کہ اس کی اختیار طاقت سے نہیں، بلکہ بین الاقوامی قانون کی برتری سے نکلتی ہے۔ قانون کی برتری، سیاسی مراعات نہیں، اقوام متحدہ کے سب سے طاقتور اداروں کی بھی رہنمائی کرنی چاہیے۔ صرف اس اصول کی تصدیق کر کے تنظیم اپنے بنیادی مقصد کو دوبارہ حاصل کر سکتی ہے: **آنے والی نسلوں کو جنگ کی آفت سے بچانا۔**

نتیجہ

اقوام متحدہ کی ساکھ فی الحال ایک گہرے احتساب کے لمحے پر ہے۔ غزہ میں جاری نسل کشی نے بین الاقوامی قانونی نظام کے اندر دراڑیں بے نقاب کر دی ہیں - اس کی معیارات کی ناکافی میں نہیں، بلکہ اس کی اداروں کی ان کو نافذ کرنے میں ناکامی میں۔ نسل کشی پر پابندی، **نسل کشی کی روک تھام اور سزا کے کنونشن (1948)** میں مضمر اور **jus cogens** کے طور پر تسلیم شدہ، تمام ریاستوں اور تمام اقوام متحدہ کے اداروں کو بغیر استثناء پابند کرتی ہے۔ پھر بھی، غیر معمولی ثبوتوں اور عدالت کی باضابطہ تصدیقوں کے سامنے، تنظیم کا بنیادی ادارہ جو امن و سلامتی برقرار رکھنے کا ذمہ دار ہے ویٹو کے غلط استعمال سے فالج رہتا ہے۔

یہ فالج بین الاقوامی سیاست کی ایک ناگزیر خصوصیت نہیں ہے؛ یہ **گورننس کی ناکامی** اور **قانونی اعتماد کی خلاف ورزی** ہے۔ سلامتی کونسل کے مستقل اراکین اپنے اختیارات آرٹیکل 24(1) کے تحت تمام اراکین کی طرف سے رکھتے ہیں۔ یہ اختیار امانتی

ہے، ملکیت نہیں۔ جب ویٹو کو جاری نسل کشی کی حفاظت یا انسانی تحفظ کو روکنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، تو یہ امن برقرار رکھنے کا آلہ ہونا بند ہو جاتا ہے اور ناقابل سزا کا آلہ بن جاتا ہے۔ ایسا استعمال الٹرا وائرز ہے - چارٹر کی طرف سے دیے گئے اختیارات سے باہر - اور اقوام متحدہ کی روح اور عبارت دونوں سے قانونی طور پر مطابقت نہیں رکھتا۔

آخر کار، اقوام متحدہ کی اپنی قانونی حیثیت بحال کرنے کی صلاحیت اس کی **اپنے قانون کو نافذ کرنے** کی رضامندی پر منحصر ہے۔ ساکھ کی بحالی صرف قراردادیں یا رپورٹیں جاری کرنے میں نہیں ہے؛ یہ تنظیم کو ان اصولوں سے ہم آہنگ کرنے میں ہے جنہوں نے اس کی تخلیق کو جائز قرار دیا - امن، انصاف، مساوات اور انسانی زندگی کی حفاظت۔ غزہ میں نسل کشی اس دور کی میراث کی تعریف کرے گی، نہ صرف براہ راست ملوث ریاستوں کے لیے، بلکہ پورے بین الاقوامی نظام کے لیے۔

اقوام متحدہ کی ساکھ اور خود بین الاقوامی قانون کی سالمیت اس انتخاب پر منحصر ہے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی - مسودہ قرارداد

یہ مسودہ قرارداد اچھی نیت اور ضرورت سے پیش کی جاتی ہے، دنیا کی عظیم قانونی روایات میں صدیوں سے بیان کردہ اصولوں پر مبنی جو کہتے ہیں کہ اختیار کو اخلاص، انصاف اور زندگی کے احترام کے ساتھ استعمال کیا جانا چاہیے۔

یہ **سہولت اور وسائل** کے طور پر پیش کی جاتی ہے کسی بھی رکن ریاست یا رکن ریاستوں کے گروپ کے لیے جو **جنرل اسمبلی** کے ذریعے **قانونی اور تعمیری راستہ** اختیار کرنا چاہتے ہیں تاکہ **اقوام متحدہ کے چارٹر** کے آرٹیکل **27(3)** کے تحت **ویٹو کے اختیار** کی پابندیوں کو **معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن** اور **نسل کشی کی روک تھام اور سزا کے کنونشن (1948)** کے تشریحی فریم ورک کے مطابق واضح کیا جائے۔

مسودہ تجویز کردہ نہیں ہے اور **ملکیت** کا دعویٰ نہیں کرتا۔ یہ **کسی بھی ریاست یا وفد کی طرف سے ترمیم، موافقت یا توسیع** کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جیسا کہ بین الاقوامی امن کی ضروریات اور اقوام متحدہ کے مقاصد کے ذریعے مناسب سمجھا جائے۔

یہ اس یقین کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے کہ، جہاں سیاسی اصلاح ناقابل حصول رہتی ہے، **قانونی تشریح اقوام متحدہ کی ساکھ** بحال کرنے اور **بین الاقوامی قانون کی طاقت پر برتری** کی تصدیق کرنے کا سب سے محفوظ ذریعہ رہتا ہے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف سے اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 27(3) کے تحت ویٹو کے اختیار کی قانونی پابندیوں پر مشاورتی رائے کی درخواست

جنرل اسمبلی،

یاد کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصول، جیسا کہ چارٹر میں بیان کیا گیا ہے،

تصدیق کرتے ہوئے کہ، چارٹر کے آرٹیکل 24(1) کے تحت، اراکین سلامتی کونسل کو بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی بنیادی ذمہ داری سونپتے ہیں اور اتفاق کرتے ہیں کہ کونسل **ان کی طرف سے** عمل کرتی ہے،

تسلیم کرتے ہوئے کہ تمام اراکین چارٹر کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو **اچھی نیت سے** پورا کرتے ہیں، آرٹیکل 2(2) کے تحت،

یاد کرتے ہوئے کہ، چارٹر کے آرٹیکل 27(3) کے تحت، **تنازعہ میں ایک فریق باب VI اور آرٹیکل 52 کی پیراگراف 3 کے تحت فیصلوں میں ووٹنگ سے باز رہتی ہے،**

یاد کرتے ہوئے چارٹر کا آرٹیکل 96(1) اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے سٹیٹوٹ کا آرٹیکل 65، جو جنرل اسمبلی کو کسی بھی قانونی سوال پر مشاورتی رائے کی درخواست کرنے کی اجازت دیتا ہے،

تصدیق کرتے ہوئے کہ **نسل کشی کی روک تھام اور سزا کا کنونشن** (1948) ("نسل کشی کنونشن") ایک **erga omnes** اور **jus cogens** ذمہ داری کوڈیفائی کرتی ہے **نسل کشی کو روکنے اور سزا دینے کی،**

نوٹ کرتے ہوئے بین الاقوامی عدالت انصاف کی ججمنٹ، بشمول **نسل کشی کنونشن کا اطلاق (بوسنیا-ہرزیگووینا بمقابلہ سربیا اور مونٹی نیگرو)** (فیصلہ 26 فروری 2007)، جس نے فیصلہ کیا کہ **نسل کشی روکنے کی ذمہ داری** اس لمحے سے پیدا ہوتی ہے جب ایک ریاست کو معلوم ہو، یا عام طور پر معلوم ہونا چاہیے، کہ **سنگین خطرہ** موجود ہے،

تسلیم کرتے ہوئے کہ **معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن** (1969) معاہدوں کی تشریح اور نفاذ پر بین الاقوامی قانون کی روایت کی عکاسی کرتی ہے، بشمول **اچھی نیت، مقصد اور مقصد** اور **effet utile** کے اصول (آرٹیکلز 26 اور 31–33)،

شعور رکھتے ہوئے کہ ویٹو کا استعمال چارٹر کے مقصد اور مقصد، عمومی بین الاقوامی قانون اور لازمی اصولوں سے مطابقت رکھنا چاہیے، اور حق کا غلط استعمال قانونی اثرات پیدا نہیں کر سکتا،

تشویش کہ ویٹو کا استعمال نسل کشی، انسانیت کے خلاف جرائم یا بین الاقوامی انسانی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں کو روکنے یا ختم کرنے کے لیے بنائی گئی اقدامات کو روکنے کے لیے کونسل کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے قاصر بنا سکتا ہے اور تنظیم کی

ساکھ کو کمزور کر سکتا ہے،

فیصلہ کن کہ ایسی صورتوں میں آرٹیکل 27(3) کے تحت ویٹو کے استعمال کی **پابندیاں** اور **قانونی نتائج** کو قانونی طور پر واضح کیا جائے،

1. **فیصلہ کرتی ہے**، اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 96(1) اور بین الاقوامی عدالت انصاف کے سٹیٹوٹ کے آرٹیکل 65 کے مطابق، **بین الاقوامی عدالت انصاف** سے اس قرارداد کے **انضمام A** میں بیان کردہ قانونی سوالات پر ایک **مشاورتی** رائے کی درخواست کرنے کا؛

2. **سیکرٹری جنرل سے درخواست کرتی ہے** کہ وہ یہ قرارداد **انضمامات A–C** کے ساتھ فوری طور پر بین الاقوامی عدالت انصاف کو منتقل کرے اور عدالت کو **انضمام C** میں اشاراتی طور پر بیان کردہ **حقائق** اور **قانونی دستاویز** دستیاب کرائے؛

3. **رکن ریاستوں، سلامتی کونسل، اقتصادی اور سماجی کونسل، انسانی حقوق کونسل، بین الاقوامی فوجداری عدالت (اس کے مینڈیٹ کے اندر) اور اقوام متحدہ کے متعلقہ اداروں، ایجنسیوں اور طریقہ کار کو دعوت دیتی ہے** کہ وہ انضمام A میں سوالات پر عدالت کو تحریری **بیانات** جمع کرائیں، اور **جنرل اسمبلی کے صدر کو اسمبلی کی طرف سے ایک ادارہ جاتی بیان جمع کرنے کا اختیار دیتی ہے**؛

4. **بین الاقوامی عدالت انصاف سے درخواست کرتی ہے**، جہاں تک ممکن ہو، کہ وہ کیس کو ترجیح دے اور تحریری بیانات اور زبانی کارروائیوں کے لیے **وقت کی حدیں** قائم کرے جو **لازمی اصولوں** اور **نسل کشی** روکنے کی **ذمہ** داری سے متعلق سوالات کی موروثی فوریت کے مطابق ہوں؛

5. **سلامتی کونسل سے اپیل کرتی ہے** کہ وہ مشاورتی رائے تک ویٹو سے متعلق اپنی پریکٹس کا **جائزہ** لے، چارٹر کے آرٹیکلز 1، 2(2)، 24 اور 27(3)، نسل کشی کنونشن اور معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن کے تناظر میں؛

6. **فیصلہ کرتی ہے** کہ اپنی اگلی سیشن کی عبوری ایجنڈا میں ایک شق شامل کرے جس کا عنوان ہو «**بین الاقوامی عدالت انصاف کی مشاورتی رائے کی پیروی چارٹر کے آرٹیکل 27(3) کے تحت ویٹو کے اختیار کی پابندیوں پر**» اور **مسئلہ کی جانچ جاری رکھے**۔

انضمام A — بین الاقوامی عدالت انصاف کو سوالات

سوال 1 – معاہدہ کی تشریح اور اچھی نیت

1. کیا معاہدوں کی تشریح کے روایتی قوانین جو ویانا کنونشن کے آرٹیکلز 31–33 میں کوڈیفائیڈ ہیں اقوام متحدہ کے چارٹر پر لاگو ہوتے ہیں اور، اگر ہاں، تو **اچھی نیت، مقصد اور مقصد** اور **effet utile** چارٹر کے **آرٹیکلز 1، 2(2) اور 24** کے مقابلے میں **آرٹیکل 27(3)** کی تشریح کو کیسے آگاہ کرتے ہیں؟
2. خاص طور پر، کیا ویٹو کو **چارٹر کے مطابق** استعمال کیا جا سکتا ہے اگر اس کا اثر کونسل کی بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی **بنیادی ذمہ داری کو ناکام بنانا** اور **لازمی اصولوں** کی ضرورت والے اقدامات کو روکنا ہو؟

سوال 2 –**تنازعہ میں فریق** اور باز رہنا

چارٹر کے آرٹیکل 27(3) میں فقرہ «**تنازعہ میں ایک فریق ووٹنگ سے باز رہتی ہے**» کی قانونی اہمیت کیا ہے، بشمول:

1. باب VI کے تحت کونسل کے ایک رکن کو «**تنازعہ میں فریق**» قرار دینے کے معیار؛ اور
2. کیا اور کیسے **فوجی، مالی یا لاجسٹک اہم مدد** ایک لڑاکا فریق کو ایک مستقل رکن کو «تنازعہ میں فریق» بناتی ہے جو باز رہنے کے تابع ہو؟

سوال 3 – **Jus cogens** اور **نسل کشی** روکنے کی ذمہ داری

1. کیا **jus cogens** اصول اور **erga omnes** ذمہ داریاں، بشمول نسل کشی کنونشن کے آرٹیکل I اور روایتی قانون کے تحت **نسل کشی روکنے کی ذمہ داری**، ویٹو کے جائز استعمال کو محدود کرتی ہیں؟
2. کس لمحے – خاص طور پر آئی سی جے کی **سنگین خطرہ** پر ججمنٹ کے تناظر میں – سلامتی کونسل اور اس کے اراکین کے لیے **عمل کی ذمہ داری** پیدا ہوتی ہے، جو ویٹو کے استعمال کو چارٹر سے **مطابقت نہیں رکھنے** والا بناتی ہے؟

سوال 4 – الٹرا وائرز ویٹو کی قانونی نتائج

1. اقوام متحدہ کے ادارہ جاتی فریم ورک کے اندر **قانونی نتائج** کیا ہیں اگر ویٹو **بری نیت سے**، **jus cogens کے خلاف** یا **آرٹیکل 27(3) کی خلاف ورزی** میں استعمال کیا جائے؟
2. ایسی صورتوں میں، کیا سلامتی کونسل یا اقوام متحدہ ویٹو کو **کوئی قانونی اثر نہیں رکھنے** والا سمجھ سکتی ہے، اقدامات کو ان کی مادیت میں منظور کر سکتی ہے یا اس کے اثرات کو نظر انداز کر سکتی ہے، جتنا کہ آرٹیکلز 1 اور 24 کے تحت کونسل کی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے ضروری ہو؟

3. ایک فرضی الٹرا وائرز ویٹو کے سامنے چارٹر کے آرٹیکلز 25 اور 2(2) کے تحت رکن ریاستوں کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟

سوال 5 — جنرل اسمبلی سے تعلق (متحد برائے امن)

اگر ویٹو کو سوالات 3 اور 4 میں بیان کردہ حالات میں استعمال کیا جائے تو چارٹر کے آرٹیکلز 10–14 اور قرارداد A/RES/377(V) (متحد برائے امن) کے تحت جنرل اسمبلی کے اختیارات کی قانونی مضمرات کیا ہیں؟

سوال 6 — معاہدوں کا قانون

1. ویانا کنونشن کے آرٹیکلز 26 (pacta sunt servanda) اور 27 (اندرونی قانون جواز نہیں دیتا) ایک مستقل رکن کے ویٹو پر انحصار کو کیسے تعاون دیتے ہیں، جب ایسا انحصار چارٹر یا نسل کشی کنونشن کی ذمہ داریوں کی تعمیل کو روکے گا؟
2. کیا حق کے غلط استعمال کی اصول یا الٹرا وائرز اعمال کوئی قانونی اثر نہیں رکھتے کا اصول اقوام متحدہ کی قانونی ترتیب میں ویٹو پر لاگو ہوتا ہے، اور کس نتائج کے ساتھ؟

انضمام B — اہم قانونی متون

اقوام متحدہ کا چارٹر

- **آرٹیکل 1(1):** «بین الاقوامی امن و سلامتی کو برقرار رکھنا... اور اس مقصد کے لیے امن کے خطرات کو روکنے اور ختم کرنے کے لیے مؤثر اجتماعی اقدامات کرنا۔»
- **آرٹیکل 2(2):** «تمام اراکین... اس چارٹر کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو اچھی نیت سے پورا کرتے ہیں۔»
- **آرٹیکل 24(1):** «اقوام متحدہ کی تیز اور مؤثر کارروائی کو یقینی بنانے کے لیے، اس کے اراکین سلامتی کونسل کو بین الاقوامی امن و سلامتی برقرار رکھنے کی بنیادی ذمہ داری سونپتے ہیں اور اتفاق کرتے ہیں کہ کونسل ان کی طرف سے عمل کرتی ہے۔»
- **آرٹیکل 27(3):** «باب VI اور آرٹیکل 52 کی پیراگراف 3 کے تحت فیصلوں میں، تنازعہ میں ایک فریق ووٹنگ سے باز رہتی ہے۔»
- **آرٹیکل 96(1):** «جنرل اسمبلی یا سلامتی کونسل بین الاقوامی عدالت انصاف سے کسی بھی قانونی سوال پر مشاورتی رائے کی درخواست کر سکتی ہے۔»

معاہدوں کے قانون پر ویانا کنونشن (1969)

- آرٹیکل 26 (Pacta sunt servanda): «ہر معاہدہ جو نافذ ہو فریقین کو پابند کرتا ہے اور انہیں اچھی نیت سے پورا کیا جانا چاہیے۔»
- آرٹیکل 27: «ایک فریق اپنے اندرونی قانون کی شقیں معاہدہ کی عدم تعمیل کے جواز کے طور پر پیش نہیں کر سکتی۔»
- آرٹیکل 31(1): «ایک معاہدہ کو اچھی نیت سے اس کے الفاظ کی عام معنی کے مطابق ان کے سیاق میں اور اس کے مقصد اور مقصد کے تناظر میں تشریح کیا جانا چاہیے۔»
- آرٹیکل 31(3)(c): «اس کا خیال رکھا جائے گا... فریقین کے تعلقات میں लागو ہونے والے بین الاقوامی قانون کی کسی بھی متعلقہ حکم سے۔»
- آرٹیکلز 32–33: (معاون ذرائع؛ مستند متون کی تشریح)

نسل کشی کی روک تھام اور سزا کا کنونشن (1948)

- آرٹیکل I: «معاہدہ کرنے والی فریقین تصدیق کرتی ہیں کہ نسل کشی... بین الاقوامی قانون کے تحت ایک جرم ہے جسے وہ روکنے اور سزا دینے کا عہد کرتی ہیں۔»

بین الاقوامی عدالت انصاف — بوسنیا-ہرزیگووینا بمقابلہ سربیا اور مونٹی نیگرو (فیصلہ، 26 فروری 2007)

- «ایک ریاست کی روک تھام کی ذمہ داری اور اس سے متعلق عمل کی ذمہ داری اس لمحے سے پیدا ہوتی ہے جب ریاست کو معلوم ہو، یا عام طور پر معلوم ہونا چاہیے، کہ نسل کشی کے ارتکاب کا سنگین خطرہ موجود ہے۔»

انضمام C — سیکرٹری جنرل کے لیے اشاراتی دستاویز

عدالت کی مدد کے لیے، سیکرٹری جنرل سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ایک دستاویز تیار اور منتقل کرے جو دیگر باتوں کے علاوہ شامل ہو:

1. **اقوام متحدہ چارٹر کی پریکٹس:** آرٹیکلز 24 اور 27 سے متعلق Repertory of Practice کی اندراجات؛ آرٹیکل 27(3) پر تاریخی کام؛ "تنازعہ میں فریق" کی باز رہنے سے متعلق سابقے۔

2. **سلامتی کونسل کے ریکارڈ:** بڑے پیمانے پر ظلم و ستم کی صورتوں میں مسودہ قراردادیں اور ووٹنگ ریکارڈ؛ سیشنز کے لفظی ریکارڈ جو آرٹیکل 27(3) یا باز رہنے کی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہیں۔
3. **جنرل اسمبلی کے دستاویزات: متحد برائے امن** کے تحت قراردادیں؛ مشاورتی رائے کی متعلقہ درخواستوں اور بعد کی پریکٹس۔
4. **آئی سی جے کی ججمنٹ: بوسنیا بمقابلہ سربیا** (2007)؛ چارٹر کی تشریح، jus cogens، erga omnes اور ادارہ جاتی اختیارات پر متعلقہ عبوری اقدامات اور مشاورتی رائے۔
5. **معاہدوں کا قانون:** ویانا کنونشن کے travaux préparatoires اور ILC کی آرٹیکلز 26–33 پر تبصرے؛ اقوام متحدہ سیکرٹریٹ کے میمورنڈم چارٹر کو معاہدہ کے طور پر۔
6. **ظلم و ستم کی روک تھام کا مجموعہ:** سیکرٹری جنرل کی رپورٹیں؛ انسانی حقوق کونسل اور COI کے نتائج؛ OHCHR اور OCHA کی صورتحال کی اپ ڈیٹس؛ نسل کشی اور بڑے پیمانے پر ظلم و ستم روکنے کے لیے due diligence ذمہ داریوں سے متعلق پریکٹس۔
7. **اکادمک اور ادارہ جاتی تجزیہ:** بین الاقوامی قانون میں تسلیم شدہ ماہر دستاویزات **حق کے غلط استعمال، الٹرا وائرز اعمال** اور لازمی اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والے اعمال کی **قانونی اثرات** پر بین الاقوامی تنظیموں میں۔

وضاحتی نوٹ (غیر عملی)

- **مقصد:** لازمی اصولوں اور **erga omnes** ذمہ داریوں کے شامل ہونے پر ویٹو کے استعمال کی **قانونی پابندیاں واضح** کرنا؛ **الٹرا وائرز** ویٹو کی **قانونی نتائج** کی شناخت؛ اور کونسل اور اسمبلی کے درمیان تعامل کی حدبندی (بشمول **متحد برائے امن**)۔
- **ڈیزائن:** انضمام A میں سوالات عدالت کو مدعو کرتے ہیں کہ:
  - چارٹر پر **VCLT** کے آرٹیکلز **31–33** کا اطلاق کریں (اچھی نیت سے تشریح؛ مقصد اور مقصد)؛
  - آرٹیکل **27(3)** کے تحت «**تنازعہ میں فریق**» اور باز رہنا کی تعریف کریں؛
  - بیان کریں کہ **jus cogens** (بشمول **نسل کشی کی روک تھام**) ویٹو کو کیسے مشروط کرتا ہے؛
  - **بری نیت سے یا لازمی اصولوں کے خلاف** استعمال شدہ ویٹو کی **قانونی اثرات** کی وضاحت کریں؛ اور
  - جب کونسل فالج ہو تو **اسمبلی کا کردار** واضح کریں۔